بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم :- جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ - ۲۰ ظہور ۱۳۴۹ ہش - ۲۰ اگست ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۹۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگیٔ قلب سے ہوتی ہے

بامراد وہی ہوگا جو اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے

"سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجا لاتا ہے مگر دل خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ اِس لئے دل کا رجوع تام اس کیطرف ہونا ضروری ہے۔ اب دیکھو کہ ہزاروں مساجد ہیں مگر سوائے اس کے کہ ان میں رسمی عبادت ہو اور کیا ہے؟ ایسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت یہودیوں کی حالت تھی کہ رسم اور عادت کے طور پر عبادت کرتے تھے اور دل کا حقیقی میلان جو کہ عبادت کی رُوح ہے ہرگز نہ تھا اِس لئے خدا تعالیٰ نے ان پر لعنت کی۔ پس اس وقت بھی جو لوگ پاکیزگیٔ قلب کی فکر نہیں کرتے تو اگر رسم و عادت کے طور پر وہ سینکڑوں ٹکریں مارتے ہیں ان کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگیٔ قلب سے ہوتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا کہ وہی بامراد ہوگا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے اور جو اسے پاک نہ کرے گا بلکہ خاک میں ملا دے گا یعنی سفلی خواہشات کا اسے مخزن بنا رکھے گا وہ نامراد رہے گا اس بات سے ہمیں انکار نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف آنے کے لئے ہزارہا روکیں ہیں اگر یہ نہ ہوتیں تو آج صفحۂ دنیا پر نہ کوئی ہندو ہوتا نہ عیسائی۔ سب کے سب مسلمان نظر آتے۔ لیکن ان روکوں کو دُور کرنا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے وہی توفیق عطا کرے تو انسان نیک و بد میں تمیز کر سکتا ہے اِس لئے آخر کار بات پھر اسی پر آ ٹھہرتی ہے کہ انسان اسی کی طرف رجوع کرے تاکہ قوت اور طاقت دیوے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۹)

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۱۹ ظہور - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے موصولہ آخری اطلاع کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی چند دنوں کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ کے لئے مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب (ناظر دیوان) کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

● میرے والد مکرم صوفی عطا محمد صاحب ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ دایاں بازو بے حس ہے۔ اب کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار بشارت الرحمٰن
پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۷۰ء بروز اتوار ملاقات نہ ہوگی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

امامِ وقت کی دُعا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے نوجوانوں کے دل بھی اور ہمارے بزرگ ڈاکٹروں کے دل بھی اس خدمت کے لئے کھول دے اور تیار کر دے اور انکے دل میں خدمت کا جذبہ پیدا کر دے ... پس کم از کم تیس ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اور مجھے امید ہے اس سے زیادہ ہو جائیں گے۔ کچھ تو انگلستان والے ڈاکٹروں میں سے بھی بعض نے اپنی خدمات پیش کی ہیں لیکن میں نے بتایا ہے کہ ہمارے پاس سب کے نام آنے چاہئیں پھر ہم ان میں سے انتخاب کریں گے ..... ویسے وہاں بڑا ہی مخلص دل انسان چاہیئے جس پر ہم پورے طور پر اعتماد کر سکیں۔"

(الفضل ۲۲ وفا ۱۳۴۹ ہش)

پس ہر احمدی ڈاکٹر کو چاہیئے کہ وہ اپنے کوائف (نام۔ ولدیت۔ عمر۔ تعلیمی ڈگری۔ موجودہ کام اور مکمل پتہ) سے ہمیں جلد از جلد مطلع فرمائے اور امامِ وقت کی دعاؤں کا مستحق بنے۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
وکالتِ تبشیر تحریکِ جدید ربوہ

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اس وقت احمدیت اسلام کی جو روحانی جنگ لڑ رہی ہے اس کے دو بڑے محاذ ہیں

ایک دہریت اور دوسرے عیسائیت

عیسائیت کے خلاف جنگ کا فیصلہ افریقہ کی سرزمین میں ہوگا

اس جنگ کو جیتنے کے لئے ہمیں روپیہ کے علاوہ مخلص احمدی ڈاکٹروں اور ٹیچروں کی ضرورت ہے

ہم پر اس سلسلے میں بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے دعا کرو کہ ہم ہمیشہ سابقون میں ہیں پیچھے نہ رہ جائیں

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

مورخہ ۳ وفا ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۳ جولائی ۱۹۷۰ء) بمقام سعید ہاؤس ایبٹ آباد

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔اے)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی بڑی غرض

یہ ہے کہ تمام اقوامِ عالم کو اسلام کی حسین تعلیم کا گرویدہ بنا کر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مضبوط رشتہ روحانی کو جوڑ دیں۔ اس نقطہ نگاہ سے ہر احمدی بوڑھے، جوان، بچے اور عورت کو دُنیا پر نگاہ ڈالنی چاہیئے۔ کہ ہم نے انشاء اللہ بنی نوع انسان کے دلوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنا ہے۔

جب ہم مذہبی نقطہ نگاہ سے دُنیا پر نظر ڈالتے ہیں تو جو نقشہ ہمارے سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ

دُنیا کا ایک بہت بڑا حصّہ

دہریت اور الحاد کا شکار ہو چکا ہے۔ مثلاً روس ہے یہ ایک بہت بڑا ملک ہے۔ روسی نہ صرف یہ کہ خدا کو بھلا بیٹھے ہیں بلکہ ایک وقت میں انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ وہ زمین سے (نعوذ باللہ) اللہ کے نام کو اور آسمان سے اس کے وجود کو مٹا دیں گے۔

ضمناً میں یہاں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس مشہور "Iron Curtain" (آئرن کرٹن) میں ہماری خاطر شگاف ڈال دیا ہے اور کمیونسٹ ممالک میں لوگ احمدی ہونے شروع ہو گئے ہیں۔

ایک یوگوسلاوین ڈاکٹر

آصف جب میں دورہ پر گیا ہوں مجھے نیویارک میں ملے۔ چند دن تک وہ وہیں رہے۔ نہایت شریف اور ذہین آدمی ہیں۔ میڈیسن کے ڈاکٹر ہیں لیکن اٹامک ریسرچ میں بھی انہیں مہارت ہے لیکن اس کے تشخیص والے حصّے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ پہلے میرا خیال تھا کہ چونکہ اٹامک انرجی کے ذریعہ علاج ہونے لگ گیا ہے شاید وہ اس میں دلچسپی لیتے ہوں گے اس لئے دس پندرہ منٹ میں نے ان سے گفتگو کی اور بتایا کہ یہ تو ایک غیر فطری علاج ہے جس کی طرف اب دُنیا جا رہی ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق جو دلائل اس وقت میرے ذہن میں آئے وہ میں نے انہیں بتائے وہ چُپ کر کے خاموشی سے میری باتیں سُنتے رہے پھر جب میں خاموش ہوا تو وہ کہنے لگے مجھے اس کے علاج والے حصّہ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے صرف تشخیص والے حصّہ سے مجھے دلچسپی ہے۔ چند سال ہوئے وہ احمدی ہوئے تھے پھر وہ واپس اپنے ملک یوگوسلاویہ گئے وہاں انہوں نے تبلیغ شروع کر دی اور اب وہاں ان کے ذریعہ ایک جماعت قائم ہو گئی ہے۔ اسی طرح پولینڈ میں بھی چند آدمی احمدی ہو چکے ہیں چیکوسلاویکیہ ہماری جماعت کے ساتھ بڑی دلچسپی لے رہا ہے۔ میں بڑا حیران ہوا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نام دُنیا سے مٹانا چاہتے تھے مگر اکرہ (گھانا) میں مسجد کے سنگِ بنیاد کے موقعہ پر اور سفراء جو مسلمان تھے وہ تو آئے ہی تھے لیکن چیکوسلاویکیہ کا سفیر بھی وہاں موجود تھا وہ ہمارے کاموں میں بڑی دلچسپی لے رہا تھا۔ اکرہ میں ہمارے قیام کے دوران میں جو بھی function (فنکشن) ہوا اس میں چیکوسلاویکین سفیر شامل ہوتا رہا۔ ایک ایسی عمارت میں دلچسپی لینا جس کے متعلق اسلام کہتا ہے کہ یہ انسان کی ملکیت ہی نہیں

"اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ"

یہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں۔ ایک ایسی عمارت میں دلچسپی لینا جس میں پانچ وقت اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہوتا اور اس کی عظمت و کبریائی کا اقرار کیا جاتا ہے اسکے سنگِ بنیاد کی تقریب میں ایک ایسے ملک کے سفیر کا شامل ہونا جو دنیا سے اللہ تعالیٰ کا نام مٹانا چاہتے تھے بہت معنی رکھتا ہے۔ مَیں اس کی تفصیل میں اِس وقت نہیں جا سکتا۔

بہرحال دُنیا کا ایک بڑا علاقہ ایسا ہے جہاں دہریت اور الحاد کی حکومت ہے۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس "Iron Curtain" (آئرن کرٹن) میں ہمارے لئے شگاف پیدا کر دیا ہے اور ہم ان علاقوں میں داخل ہو چکے ہیں مگر

یہ ابھی ابتداء ہے

اس کی انتہاء یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے مَیں رشیا میں جماعت کے افراد کو ریت کے ذرّوں کی طرح دیکھتا ہوں۔ یہ آپ کا کشف ہے لیکن اس انتہاء کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کے متعلق مَیں اِس وقت بات کر رہا ہوں۔ اسی طرح چین ہے وہاں سے بھی مذہب کو نکال دیا گیا ہے اور اس کی جگہ دہریت اور الحاد آ گیا ہے۔ (یورپ کے بعض ممالک میں بھی یہی حالات ہیں) مگر یہ تو وہ علاقے ہیں جہاں حکومت اور عوام نے اعلان کر دیا کہ مذہب سے اُن کا کوئی تعلق واسطہ نہیں

علاوہ ازیں دُنیا کے بہت بڑے علاقے ایسے ہیں جن پر عیسائیت کا لیبل لگا ہؤا ہے۔ مثلاً عام گفتگو میں آپ کہیں۔ گے کہ سارا یورپ عیسائی ہے۔ عام گفتگو میں آپ کہیں گے کہ انگلستان ایک عیسائی ملک ہے۔ عام گفتگو میں آپ کہیں گے کہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ عیسائی ممالک ہیں۔ عام گفتگو میں آپ کہیں گے کہ کینیڈا اور یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ عیسائی ممالک ہیں۔ عام گفتگو میں آپ کہیں گے کہ جنوبی امریکہ (جس میں بہت سے ممالک ہیں) عیسائی ملک ہے۔ اسی طرح افریقہ کے بعض حصوں کے متعلق آپ کہیں گے کہ یہ عیسائی ممالک ہیں لیکن

حقیقت یہ ہے

کہ یہ عیسائی ممالک نہیں ہیں البتہ کسی وقت یہ عیسائی ممالک ہؤا کرتے تھے۔ اب مثلاً یورپ ہے یورپ میں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے تثلیث کو ختم کر دیا ہے یعنی گرجا کے ساتھ انہیں کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ البتہ ان قوموں پر عیسائیت کا لیبل لگا ہؤا ہے۔ آپ نے کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھا ہو گا۔ آپ اپنے تصوّر میں بھی نہیں لا سکتے کہ کسی مسجد کے سامنے For Sale (فار سیل) کا بورڈ لگا ہؤا ہو یعنی یہ مسجد قابلِ فروخت ہے۔ لیکن خود میری ان آنکھوں نے لندن کے بعض گرجوں کے سامنے For Sale (فار سیل) کا بورڈ لگا ہؤا دیکھا ہے۔ دوسری مصروفیات کی وجہ سے مجھے اکثر باہر نکلنے کا کم ہی موقعہ ملتا تھا لیکن جب کبھی مَیں موٹر میں باہر نکلتا اور کہیں گرجا نظر آتا خصوصاً اتوار کے روز تو مَیں یہ دیکھنے کی کوشش کرتا کہ مجھے اندر جانے والے یا باہر نکلنے والے نظر آ جائیں اور مَیں یہ معلوم کر سکوں کہ وہ کس عمر یا کس ٹائپ کے لوگ ہیں۔

جب مَیں ۶۷ء میں وہاں گیا تھا تو اس وقت ایک موقعہ پر ہماری کار ایک گرجے کے سامنے سے ایسے وقت گزری جب کہ پرستش کرنے کے بعد عیسائی گرجا سے باہر نکل رہے تھے۔ چنانچہ

مَیں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا

کہ (اگر مَیں بہت ہی محتاط اندازہ لگاؤں تو یہ ہو گا کہ) ان میں ۹۵ فیصد لوگ ساٹھ سال سے بڑی عمر کے تھے اور بمشکل ۵ فیصد لوگ ساٹھ سال سے کم عمر کے تھے۔ اس طرح نوجوانوں کی گویا تین نسلیں سمجھنی چاہئیں یعنی اگر ہر ایک نسل ۲۰ سال کی ہو تو پچھلی تین نسلیں ایسی ہیں جنہیں عیسائیت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ پھر یہ بھی دیکھیں کہ انگلستان ایک عیسائی مملکت کہلاتی ہے مگر عجیب عیسائی مملکت ہے کہ وہاں کی ملکہ کو Sodomy (سوڈمی) بل پر مجبوراً دستخط کرنے پڑے۔ ۶۷ء میں ایک دفعہ ایک پادری نے تھوڑی سی شوخی دکھائی تھی۔ اگرچہ وہ بڑے ادب سے بات کرتا تھا لیکن مجھے اسکی باتوں میں ہلکی سی شوخی کی بُو آئی۔ اس کا جواب مَیں نے یوں دیا کہ مجھے تم لوگوں پر رحم آتا ہے۔ اس کے سوال اور میرے جواب میں بظاہر کوئی تعلق نہیں تھا لیکن مَیں تو اسے جھنجھوڑنا چاہتا تھا۔ وہ حیران ہو کر میری طرف دیکھنے لگ گیا کہ

مجھے اُن پر کیوں رحم آتا ہے؟

مَیں نے اسے کہا کہ مجھے تم پر اس لئے رحم آتا ہے کہ جسے تم نے "Defender of Faith" (ڈیفنڈر آف فیتھ) قرار دے رکھا ہے (عیسائیت نے انگلستان کے بادشاہ یا ملکہ کو "محافظ عیسائیت" کا لقب دے رکھا ہے) وہ مجبور ہوئی Sodomy (سوڈمی) بل پر دستخط کرنے کے لئے۔ اس سے زیادہ تمہاری قابلِ رحم حالت اَور کیا ہو سکتی ہے؟

بہرحال یہ عیسائی ممالک تو کہلاتے ہیں مگر ان میں عیسائیت نہیں ہے۔ کسی وقت تھی مگر اب انہیں پتہ ہی نہیں کہ عیسائیت کسے کہتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہاں بہت سے پادری ہیں۔ یہ اور بعض دوسرے لوگ عیسائیت پر دیانتداری سے ایمان رکھتے ہوں گے ہم بدظنّی نہیں کرتے کہ کسی کو تثلیث جیسے نامعقول عقیدے پر دیانتداری سے ایمان نہیں۔ ٹھیک ہے ہزاروں ہوں گے اور کروڑوں کی آبادیوں میں شاید لاکھوں بھی ہوں جو دیانتداری سے سمجھتے ہوں کہ تثلیث اور کفارہ کا مسئلہ صحیح ہے لیکن بڑی بھاری اکثریت ایسی ہے جنہیں عیسائیت سے کوئی دلچسپی نہیں صرف نام کے عیسائی ہیں اور بس۔ کبھی گرجا چلے گئے کبھی نہ گئے۔ مذہب کی جو غرض ہے وہ بالکل مفقود ہے۔

اِس وقت جہاں عیسائیت کا کچھ Hold (ہولڈ) مجھے نظر آتا ہے (ہو سکتا ہے میرا اندازہ غلط ہو) لیکن

جہاں تک مَیں نے سوچا ہے

مجھے اس زمین پر عیسائیت کی تین Pockets (پاکٹس) نظر آتی ہیں۔ ایک سپین ہے وہاں ابھی تک Catholicism (کیتھولک ازم) کا Hold (ہولڈ) ہے اور کسی وقت تو اتنی سخت گرفت تھی کہ وہ دوسرے عیسائی فرقوں کو گرجے اور دوسری عبادت گاہیں بنانے کی بھی اجازت نہیں دیتے تھے۔ ابھی چند سال ہوئے انہوں نے کچھ نرمی کی ہے۔ ہمارا ڈرائیور پروٹسٹنٹ تھا وہ بڑے غصّے سے کہتا تھا کہ ایسے باربرین دُنیا میں کبھی پیدا نہیں ہوئے کیونکہ ان پر انہوں نے پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔

بہرحال

کیتھولکس عیسائیت کا ایک فرقہ ہے

اور سپین میں اس کا قوم پر کچھ نہ کچھ Hold (ہولڈ) ہے۔ اس کے علاوہ جنوبی امریکہ ہے وہاں بھی سپین اور پرتگال کے لوگ گئے ہوئے ہیں اور وہاں یہی سپینش زبان بولتے ہیں اور غالباً اسی وجہ سے ان کے دماغ پر بھی اور ان کی زندگیوں پر بھی عیسائی مذہب کا ایک حد تک Hold (ہولڈ) ہے لیکن آج دُنیا میں عیسائیت کی دوسرے مذاہب سے جو جنگ ہو رہی ہے

اس میں سپین کا اگر کوئی حصہ ہے تو بہت معمولی اور جنوبی امریکہ کا غالباً کوئی حصہ نہیں ہے۔ شاید کچھ پیسے وغیرہ ان سے لے لیتے ہوں گے۔ اس جنگ میں وہ اس طرح شریک نہیں کہ وہ فرنٹیئر یعنی محاذ پر آکر اسلام کے مقابلے پر کھڑے ہوں۔ پادری ابھی یورپ سے ہی جا رہے ہیں۔ مثلاً بلجیم، ہالینڈ، اٹلی اور فرانس ہیں۔ یہ عیسائیت کی پاکٹس رہ گئی ہیں۔ ان ملکوں کی اکثریت تو میرے نزدیک عیسائی نہیں رہی لیکن بہرحال ان ممالک میں عیسائیت کی سٹرانگ پاکٹس ہیں۔ وہاں افریقہ میں ان ملکوں کے پادری جا رہے ہیں ممکن ہے کچھ سپین کے بھی ہوں۔

فکر اور تدبر کرنے والے عیسائی پادری میرے نزدیک اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ ان کا

اسلام کے ساتھ آخری معرکہ

افریقہ میں ہے اور اب وہاں بڑا زور دے رہے ہیں۔ انگلستان میں گرجے برائے فروخت اور افریقہ میں نئے گرجے بنوا رہے ہیں۔ پس اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی توجہ کا مرکز اس وقت انگلستان یا یورپی ممالک نہیں بلکہ افریقہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت مختلف عیسائی پادریوں کی جو بین الاقوامی کانفرنسیں ہوا کرتی تھیں ان میں وہ بیان دیا کرتے تھے (اور وہ چھپے ہوئے ہیں ہمارے پاس ان کے حوالے موجود ہیں) کہ افریقہ انکی جیب میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت افریقہ عیسائیوں کے خیال میں انکی جیب میں تھا۔ پھر اس کے بعد حالات بدلے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل اور رحم کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے اور وہ افریقہ جو عیسائیت کی جیب میں تھا (ذمہ دار پادریوں اور بشپس کے حوالے موجود ہیں کہ افریقہ انکی جیب میں ہے) اس کے متعلق انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ بات مشتبہ ہے پتہ نہیں یہ براعظم عیسائیت کی جیب میں آتا ہے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے نیچے جمع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ ۵۰-۵۰ چانس کی باتیں کرنے لگے۔ پھر جب ہماری تبلیغی مہم اور تیز ہوئی تو انہوں نے بین الاقوامی کانفرنسوں میں یہ بیان دیئے ہیں کہ اگر وہ ایک افریقن کو عیسائی بناتے ہیں تو احمدی دس افریقنوں کو مسلمان بنا لیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک اور دس کی نسبت سے اسلام کی فتح اور عیسائیت کی شکست تسلیم کر لی۔

پھر جنہیں وہ عیسائی بناتے ہیں

ان کی حالت یہ ہے

کہ بلجیم کے ایک پادری افریقہ کے ایک ملک میں ۵۲ سالہ تبلیغ کرنے کے بعد بوڑھے ہو کر واپس جا رہے تھے ہمارے ایک مبلغ بھی Courtesy Call (کرٹسی کال) کے طور پر اس سے ملنے گئے اور اتفاق کی بات تھی کہ وہاں اُس وقت اور کوئی نہیں تھا۔ صرف وہ تھا یا ہمارا مبلغ تھا۔ بے تکلفانہ باتیں شروع ہو گئیں۔ وہ عیسائی پادری کہنے لگا کہ سچی بات یہ ہے کہ میرے ۵۲ سالہ تجربہ اور کوشش کا نچوڑ یہ ہے کہ اس عرصہ میں میں نے صرف ایک آدمی کو عیسائی بنایا ہے ویسے ہزاروں پر میں نے

عیسائیت کے لیبل

لگائے ہیں۔ لیکن مجھے پتہ ہے کہ وہ عیسائی نہیں ہیں۔ کوئی ہم سے دودھ لینے کی خاطر عیسائی ہوا ہے۔ کوئی ہم سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے عیسائی بنا ہے۔ کوئی نوکری کی خاطر عیسائی ہو گیا ہے۔ کوئی گندم اور دوسری غذائی ضرورتوں کی خاطر عیسائی بنا ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ وہ عیسائی نہیں ہے ہمارے

مال اور دولت میں انہیں دلچسپی ہے

عیسائیت میں انہیں دلچسپی نہیں ہے

لیکن ایک آدمی کے متعلق مجھے علم ہے کہ وہ دل سے عیسائی ہوا ہے۔ ہمارے مبلغ نے اس سے کہا کہ ہم تو ہزاروں تم میں سے کھینچ کر مسلمان بنا چکے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہے اور ان کے متعلق ہم علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتے ہیں کہ وہ پختہ مسلمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والے ہیں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کا ذاتی مشاہدہ کر کے آپؐ سے انتہائی محبت کرنے والے ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ ہم نے بھی وہاں اس قسم کے بہت نظارے دیکھے ہیں۔

بہرحال مذہبی نقطۂ نگاہ سے

دنیا کا جو نقشہ اس وقت ہمارے سامنے ہے

وہ یہ ہے کہ بعض علاقوں میں تو ان اقوام نے اعلان کر دیا کہ وہ عیسائی نہیں وہاں تو دہریت اور الحاد کا زور ہے۔ یہ ہمارے لئے ایک علیحدہ محاذ ہے۔ اس کے متعلق میں کسی اور خطبہ میں بیان کروں گا۔ دنیا کا ایک علاقہ اور یہ بہت بڑا علاقہ ہے اس میں ہمیں یا تو نام کے عیسائی نظر آتے ہیں یا دہریہ ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم عیسائی نہیں ہیں۔ لیکن عیسائیت کا نام ان ملکوں میں ہے۔ اور جہاں عیسائیت کا کافی Hold (ہولڈ) ہے وہ سپین اور جنوبی امریکہ کے علاوہ افریقہ کا براعظم ہے جہاں

اسلام اور عیسائیت کے درمیان جنگ

لڑی جا رہی ہے۔

اگر دنیا کا یہ نقشہ صحیح ہو اور میرے نزدیک صحیح ہے تو اس لحاظ سے جماعت احمدیہ پر

یہ زبردست ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے

کہ وہ اس محاذ پر عیسائیوں کو شکست دے۔ وہاں افریقہ میں بھی عیسائیوں کا یہ حال ہے کہ ہمارے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ پہلے شہروں اور قصبوں میں پڑھے لکھے لوگوں میں ان کی تبلیغ کا بڑا زور تھا۔ لیکن جب سے ہم آئے ہیں یہ اب Bush (بُش) میں چلے گئے ہیں۔ وہ دوست اپنی طرف سے تو یہ کہہ رہے تھے کہ اب ہم کیا کریں؟ میں نے انہیں فوراً کہا follow them to the bush۔ تم بھی Bush میں جا کر ان کا پیچھا کرو۔ انہیں یہاں بھی ٹکنے نہیں دینا۔

عیسائیت اسلام کے خلاف جنگ لڑ رہی ہے۔ یہ صحیح ہے۔ لیکن یہ افریقہ کے معاشرہ پر اثر انداز نہیں ہوئی۔ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ ابھی آٹھ دس دن ہوئے رپورٹ آئی ہے کہ ہمارے چلے آنے کے بعد کماسی میں

ایک بہت بڑا عیسائی پیراماؤنٹ چیف

مر گیا۔ وہ خود عیسائی اور اس کے حلقہ اثر میں ہزاروں کی تعداد میں عیسائی لیکن اس پیراماؤنٹ چیف کے مرنے پر جس طرح بدمذہب والے یعنی مشرک دفن کیا کرتے تھے وہی رسوم شروع ہو گئیں۔ مرنے والا بھی عیسائی اس کے علاقے میں اس کے ماتحت جو تھے ان میں سے بڑی بھاری اکثریت عیسائیوں کی لیکن رسوم جاہلیت کی اور انکے مطابق اسے دفنایا

اس کا مطلب یہ ہوا

کہ عیسائیت نے لیبل لگا دیا ہے لیکن معاشرہ میں کوئی تبدیلی نہیں پیدا کی۔ اس کے مقابلے میں (دنیا ویسے آگے نکل گئی ہے ہمیں وہی آواز پیاری ہے جو حضرت بلالؓ کی تھی) ہزاروں کی تعداد میں ہم نے عیسائیوں میں سے بھی اور مشرکوں میں سے بھی مسلمان بنائے ہیں اور ان کے سینے اللہ کے نور سے منور ہیں۔ وہ "اشھد ان لا الٰہ" کہنے والے نہیں بلکہ "اشھد ان لا الٰہ" کہنے والے ہیں۔ یعنی ان کا عربی کا تلفظ بھی صحیح ہے۔ وہ عربی کے ساتھ تعلق رکھنے میں بھی جنونی ہیں۔ احمدیت اور اسلام سے انہیں جو پیار ہے وہ تو ہے ہی لیکن عربی زبان سے بھی وہ عشق رکھتے ہیں۔ انہیں عربی بولنے کا بڑا شوق ہے۔ چنانچہ وہاں کئی علاقوں میں عربی بولی جاتی ہے۔ کماسی سے قریباً دو اڑھائی سو میل دور گھانا کے بارڈر پر واقع ہماری وآ کی جماعتیں ہیں۔ کچھ وقت کم تھا کچھ وہاں کے حالات مثلاً سڑکوں اور سفر کی دوسری سہولتوں کا علم نہیں تھا اور پھر Briefing (بریفنگ) ناقص تھی چنانچہ

ہمارا پروگرام یہ طے پایا

کہ کماسی سے صبح ٹیچی مان جو ستر میل کے فاصلے پر تھا وہاں جائینگے اور پھر واپس آجائیں گے۔ کماسی میں وآ کے دو سو نمائندے آگئے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہاں ہماری کتنی جماعتیں ہوں گی۔ یعنی مختلف جماعتوں کے دو سو نمائندے اکٹھے ہو کر آگئے اور مشکل یہ پیدا ہو گئی کہ ان کی اپنی لوکل زبان تھی جو کماسی کی زبان سے بالکل مختلف تھی۔ اگر میری تقریر کا کماسی کی زبان میں ترجمہ ہوتا تو وہ بالکل سمجھ ہی نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ میں نے دوستوں سے مشورہ کیا۔ کہنے لگے کہ اگر آپ انگریزی میں بولیں گے تو ان میں سے ۵-۱۰ فیصد سمجھ جائیں گے لیکن ۹۰ فیصد بالکل نہیں سمجھیں گے۔ اور پھر انگریزی تقریر کی صورت میں ان کی لوکل زبان میں ترجمہ کرنے والا بھی کوئی نہیں۔ لیکن اگر آپ عربی میں بولیں تو یہ انگریزی سے زیادہ عربی سمجھ جائینگے۔ ہماری وہاں کی جماعتوں کے ایک پریذیڈنٹ بھی اس وفد میں شامل تھے وہ عربی بڑی اچھی جانتے تھے وہ کہنے لگے کہ میں آپ کی عربی تقریر کا اپنی لوکل زبان میں ترجمہ کر دوں گا۔ چنانچہ وہاں مجھے مختصراً عربی میں تقریر کرنی پڑی میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ

انہیں عربی سے بڑا پیار ہے

اُس علاقے کے لوگ ہماری طرح کی پگڑیاں باندھتے ہیں ہماری نقل میں نہیں بلکہ ویسے ہی ان کا پرانا رواج ہے۔ گلہ غالباً نہیں ہوتا۔ اپنی ٹوپی پر پگڑی باندھتے ہیں لیکن ہمارے ملک کی طرح طرّہ نکلا ہوا اور بالکل یہی شکل ہوتی ہے۔ وہ بڑے اچھے اور سادہ لوگ تھے۔ ہمارے جو دوست احمدی ہوتے ہیں یہ صحیح ہے کہ شروع میں بعض میں کمزوری ہوتی ہوگی۔ کیونکہ ولی بن کر تو اس نے احمدی نہیں ہونا بلکہ اللہ تعالےٰ کی توفیق سے احمدی ہو کر ولی بنے گا۔ اس کے لئے لمبے عرصہ تک تربیت کرنے کی ضرورت ہے۔ بہرحال وہ لوگ بڑے مخلص احمدی ہیں۔ ہمارے ایک نوجوان ناتجربہ کار مبلغ نے ہمارے نائیجیریا کے پریذیڈنٹ جن کا نام بکری ہے ان کے ساتھ موٹر میں بیٹھے ہوئے کوئی بدتمیزی کر دی۔ بکری صاحب کا ایک بیٹا وہاں کی ہائی کورٹ کا جج بھی ہے اور مخلص احمدی (نائیجیریا کے دو مسلمان جج ہیں اور دونوں احمدی ہیں۔ ایک ہمارا احمدی ہے اور ایک باغیوں میں سے احمدی ہے۔ بہرحال وہ بھی اپنے آپ کو احمدی ہی کہتے ہیں۔) بکری صاحب نے جو اس مبلغ کو جواب دیا اس سے پتہ لگتا ہے کہ وہ کس قسم کے احمدی ہیں۔ وہ اس سے کہنے لگے۔ دیکھو! تم نے بدتمیزی کی ہے۔ میں ایک پرانا احمدی ہوں اور احمدیت میرے رگ و ریشہ میں رچی ہوئی ہے۔ مجھ پر تمہاری اس بات کا کوئی اثر نہیں لیکن

میں تمہیں یہ بتا دیتا ہوں

اگر تم نے نوجوانوں کے سامنے ایسی بات کی تو ان کو احمدیت سے دُور لے جانے کے تم ذمہ وار ہوگے۔ وہ لوگ احمدیت کے عاشق اور بڑی قربانیاں کرنے والے ہیں۔ ان کا جو کیریکٹر ہے اور ان کی جو عادتیں ہیں وہ اتنی اچھی اور خوبصورت ہیں کہ مجھے بعض دفعہ فکر پیدا ہوتی ہے کہ وہ کہیں ہم سے آگے نہ نکل جائیں۔ اللہ تعالےٰ کا ہمارے ساتھ کوئی رشتہ تو نہیں کہ جو مرضی ہم کریں اور وہ ہمارے اوپر مہربان رہے اور دوسرے اس کی راہ میں زیادہ قربانیاں دینے والے، اس کے زیادہ عاشق اور اس سے زیادہ محبت کرنے والے ہوں اور وہ انہیں بھلا دے یہ تو نہیں ہو سکتا۔ وہاں جو نسل اس وقت پرورش پا رہی ہے وہ بڑی سنجیدہ ہے حالانکہ تعلیمی لحاظ سے وہ بڑے پیچھے ہیں۔ لیکن اسکے سوا کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ

وہ قوم سعید فطرت لیکر پیدا ہو رہی ہے

(دنیوی لحاظ سے بھی)۔ مثلاً کوئی بچہ سڑک پر نہیں آئے گا۔ وہاں ڈرائیور کو کوئی خدشہ نہیں ہوتا کہ وہ کسی انسان کو Knock down کر دے گا اور اسے مصیبت پڑ جائے گی اور اسی واسطے وہ بالعموم ستر اسی میل کی رفتار سے کار چلاتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے بوسے سیرالیون تک ۱۷۰ میل کی مسافت سوا تین گھنٹے میں طے کی۔ کوئی آدمی سڑک پر نہیں آتا۔ سڑک کے کنارے سات آٹھ سال کے بچے کُدا ڈنے لگا رہے ہوتے ہیں مگر کیا مجال اُن میں سے کوئی سڑک پر آجائے۔ وہ سڑک کے کنارے یا دُکانوں کے پاس رہتے ہیں مگر جہاں سے ٹریفک گزر رہی ہوتی ہے وہاں بالکل نہیں جاتے۔ ان کی سنجیدگی کا یہ حال ہے کہ ایک چھوٹی افریقن بچی جسے ہم نے اپنی بیٹی بنایا ہے (اس کا باپ راضی ہو گیا تھا۔ اسے ہم ساتھ تو لا نہیں سکتے تھے۔ تیاری مکمل نہیں ہو سکتی تھی۔ مثلاً پاسپورٹ وغیرہ بنوانا تھا)۔ وہ بچی منصورہ بیگم کو اس لئے پسند آئی کہ تین گھنٹے کا جلسہ اور پانچ سال کی وہ لڑکی منصورہ بیگم کہتی ہیں کہ وہ میرے قریب آکر بیٹھ گئی اور تین گھنٹے تک خاموشی سے بیٹھی رہی۔ یہاں تک کہ اس نے اپنی ٹانگ بھی نہیں ہلائی اور جلسہ کی کارروائی کو بڑی توجہ سے سنتی رہی حالانکہ اُسے کچھ سمجھ نہ آرہا تھا۔ بچپن آخر اس کا بھی ہے صرف ہمارے بچوں کا بچپن تو نہیں ہوتا۔ چنانچہ بچپن کی عمر نے بھی کوئی جوش نہیں دکھایا وہ ہلی تک نہیں بلکہ ساتھ بیٹھی ہوئی عورت نے اسے کہا بھی کہ تم تھک گئی ہوگی اپنی ٹانگوں کو ہلاؤ جلاؤ مگر اس نے سُنی اَن سُنی کر دی اور اسی طرح بیٹھی رہی۔

پس

اس قسم کے بچے وہاں پیدا ہو رہے ہیں

وہاں ہمارے سکولوں میں عجیب ڈسپلن ہے۔

انہیں دیکھ کر رشک آتا ہے

یہ صحیح ہے کہ زیادہ ڈسپلن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکولوں میں پیدا ہوا ہے لیکن اس ڈسپلن کو قبول کرنے والے تو وہی افریقن ہی ہیں۔ وہ تعلیم میں بھی بڑے اچھے جا رہے ہیں۔ مجھے بھی بعض موقعوں پر (یہ نہیں کہ میں نے ان میں کوئی نقص دیکھا) یہ بات کہنی پڑتی تھی کہ پیچھے نہ دیکھو۔ یہ درست ہے تم مظلوم ہو۔ کئی سو سال تمہیں یورپی اقوام نے لوٹا۔ تمہیں تعلیم نہیں دی۔ اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں لیکن پیچھے دیکھنے کی ضرورت نہیں اسلئے کہ اگر تعلیم کے اور مادی ترقیات کے اور روحانی ترقیات کے دروازے تم پر بند ہوتے اور تمہیں اپنے مستقبل کی طرف پیٹھ کرنی پڑتی تو تم پیچھے دیکھتے اور کڑھتے، گالیاں دیتے اور بدلہ لینے کی سوچتے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے علم کے میدان میں بھی اور مادی ترقیات کے میدان میں بھی اور روحانی ترقیات کے میدان میں بھی تمہارے لئے بزرگ شاہراہیں کھول دی ہیں تو اب آگے بڑھو۔ سامنے کی طرف دیکھو پیچھے کیوں دیکھتے ہو؟ ویسے ان کے اندر آگے بڑھنے کی اہلیت پائی جاتی ہے۔

وہ بڑی سمجھدار قوم ہے

وہ توجہ سے پڑھتے ہیں اور وقت کو ضائع نہیں کرتے۔ اس لئے وہ آگے بڑھ رہے ہیں۔ ایک نسل کے بعد دوسری نسل آتی ہے۔ پتہ ہی نہیں ہوتا ایک صبح کو دنیا اُٹھ کر دیکھتی ہے کہ جس قوم کو لوگ پیچھے سمجھتے تھے وہ اُن سے آگے نکل گئی ہے۔ جاپان کی تاریخ میں ایسا ہی ہوا۔ یورپ سمجھتا تھا کہ کوئی ایشیائی ملک اُن سے آگے نہیں نکل سکتا مگر ایک صبح کو انہیں یہ اقرار کرنا پڑا کہ جاپان اُن سے آگے نکل گیا یا کم از کم ان کے برابر آگیا ہے (اعلان تو شاید برابر آنے کا کیا تھا کیونکہ اپنے سے آگے نکل جانے کا تو وہ مان نہیں سکتے تھے) اور یہ اسلئے کہ جو ایک اندرونی تبدیلی رونما ہوتی ہے، ایک نسل کے بعد جب دوسری نسل وہ مقام حاصل کر رہی ہوتی ہے تو کسی کو پتہ ہی نہیں لگتا۔ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔

یہ جو افریقہ میں اگلی نسل پرورش پا رہی ہے جسے میں دیکھ کر آیا ہوں اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے اور صداقت اُن پر کھولے اور دین و دنیا کی حسنات سے ان کو نوازے۔ وہ ایسے سعید فطرت ہیں کہ اگر ان کی صحیح تربیت کی جا سکے تو وہ دوسری قوموں سے آگے نکل جائینگے۔ روحانی لحاظ سے بھی وہ ہم سے آگے جا سکتے ہیں۔ ہم نے کوئی monopoly (اجارہ داری) تو نہیں کی ہوئی اللہ تعالیٰ سے۔ جو آدمی اس کی راہ میں زیادہ قربانیاں دے گا، جو اس سے زیادہ پیار کرے گا، جو دنیا کو چھوڑ کر اس کی طرف زیادہ توجہ کر رہا ہوگا اس سے وہ زیادہ پیار کریگا کیونکہ قرآن کریم میں جو اصول بیان ہوئے ہیں اس کے خلاف تو نہیں ہو سکتا۔

بہت سارے digression (ڈائی گریشن) یعنی اِدھر اُدھر بھی میں گیا ہوں۔ حالات بھی بتائے تھے۔ جو بات میں نے آپ سے اس وقت کہی ہے وہ خلاصۃً یہ ہے کہ

اسلام کی جنگ سوائے احمدیت کے کسی اور نے نہیں لڑنی

اور جو اسلام کی جنگ لڑی جانی ہے اس کے بڑے محاذ دو ہیں (اور چھوٹے چھوٹے محاذ بھی ہیں کسی وقت ان پر بھی روشنی ڈالوں گا) ایک دہریت اور لادینیت کا محاذ اور دوسرا نام نہاد عیسائیت کا محاذ۔ نام نہاد میں نے اسلئے کہا ہے کہ عیسائیت اندر سے کھوکھلی ہو چکی ہے لیکن مادی لحاظ سے اور دنیوی طاقت کے لحاظ سے اس کا دنیا میں بڑا اثر و رسوخ ہے۔ ایک خلافِ فطرت کام کرنیوالا افسر اور لیڈر جو ہے جہاں عیسائیت کا مقابلہ ہوگا وہ عیسائیت کی مدد کر جائیگا حالانکہ اس کے سارے اعمال اور زندگی عیسائی نقطہ نگاہ سے بھی گند میں ملوث ہے۔ یہ جنگ جو ہم نے عیسائیت سے لڑنی ہے اس کا فیصلہ افریقہ میں ہوگا۔ کیونکہ اگر آج ہم افریقہ سے عیسائیت کو نکال دیں تو پھر ان کے لئے یہ بڑا ہی مشکل ہے یورپین یا جنوبی امریکہ میں اس طرح اکٹھے ہو جانا اور counter attack (کونٹر اٹیک) کے لئے جمع ہو جانا کہ جس میں انہیں کامیابی کی کوئی امید ہو۔

عیسائیت کے دلائل کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنا زبردست لٹریچر جمع کر دیا ہے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ایک ایک چیز کو لیکر اس کے پرخچے اُڑا دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو انشاء اللہ نوجوانوں کے لئے ان کا ایک خلاصہ شائع کر دیا جائے گا جس میں صرف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ دلائل

ہونگے۔ عیسائیت کے ایک مسئلہ کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتا تھا اسکے متعلق اب مختصراً ہی کچھ کہونگا کیونکہ دیر ہو گئی ہے۔ اور یہ مسئلہ نجات ہے۔ عیسائیوں کے نزدیک نجات کا مفہوم یہ ہے (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بیان کیا ہے میں اسے اپنے الفاظ میں مختصراً بیان کر رہا ہوں) کہ انسان گناہ اور نسیان کے مواخذہ سے بچ جائے اور بس۔ یعنی گناہ تو وہ کرتا رہے لیکن اسے سزا نہ ملا کرے۔ یہ ان کے مسئلۂ کفارہ سے استدلال ہوتا ہے۔ میں اس وقت اس کی تفصیل میں نہیں جا سکتا۔ بہرحال عیسائی اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ ان کے نزدیک نجات کے معنے یہ ہیں کہ ایک گناہگار بے شک گناہ کرتا رہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دُنیا میں بے شمار ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ خواہ اُن کا کوئی مذہب ہو یا نہ ہو وہ اس قسم کے موٹے موٹے گناہ کرتے ہی نہیں۔ کیا مجال ہے کہ وہ زنا کریں، چوری کریں یا ڈاکہ ڈالیں یا کسی کو قتل کریں مگر پھر بھی کوئی عقلمند شخص انہیں نجات یافتہ نہیں کہہ سکتا۔ صرف اسلئے کہ وہ چوری نہیں کرتے، صرف اسلئے کہ وہ زنا نہیں کرتے، صرف اسلئے کہ وہ ڈاکہ نہیں ڈالتے، صرف اسلئے کہ وہ قتل نہیں کرتے، صرف اسلئے کہ وہ لڑکیوں کا اغوا نہیں کرتے وہ نجات یافتہ نہیں کہلا سکتے۔ آپؑ نے فرمایا کہ

نجات کا صحیح مفہوم

ابدی خوشحالی اور دائمی مسرت ہے۔ یہ ابدی خوشحالی صرف اُس وقت حاصل ہو سکتی ہے جب انسان کا اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا ہو جائے اور یہ زندہ تعلق پیدا نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کی معرفت اور شناخت حاصل نہ ہو۔ کیونکہ جس شخص نے خدا تعالیٰ کی صفات کی شناخت ہی حاصل نہیں کی روحانیت میں اس کا اگلا قدم اُٹھ ہی نہیں سکتا اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی صفات کی شناخت کر لی، وہ شناخت جو انسان کو سنکھیا کے زہر کی ہوتی ہے اگر کوئی شخص اس کے سامنے اسکی قاتل ڈوز لا کر رکھ دے تو اُسے پتہ ہوتا ہے کہ اگر میں اسے کھاؤنگا تو مر جاؤنگا۔ گویا سنکھیا کی اسے شناخت ہو گئی اور وہ اسے نہیں کھائیگا سوائے اس مجنون کے جسکی بات ہم نہیں کر رہے یا جو خودکشی کر رہا ہے۔

پس آپؑ نے فرمایا کہ جتنی شناخت ایک شخص کو زہر یعنی سمِ قاتل کی ہوتی ہے اتنی شناخت بلکہ اس سے بڑھ کر شناخت

اللہ تعالیٰ کی صفات کی ہونی چاہیئے جتنی شناخت ایک نہتے انسان کو شیر کی طاقت کی ہے اگر اسے پتہ لگے کہ اس راستے پر شیر دیکھا گیا ہے اور وہ ایک دو آدمیوں کو پہلے مار چکا ہے تو کوئی نہتا شخص وہاں سے کبھی نہیں گزرے گا۔ پس یہ شناخت ہی کا نتیجہ ہے کہ اسے ایک معرفت عطا ہوئی کہ یہ راستہ خطرناک ہے۔ جتنی شناخت کسی کو ایک زہریلے سانپ کے زہر کی ہے اگر اسے پتہ ہو کہ اس جگہ سانپ ہے تو وہ اس کے سوراخ میں کبھی انگلی نہیں ڈالے گا اگر اس قسم کی شناخت یا اس سے بڑھ کر شناخت اللہ تعالیٰ کی صفات کی ہے تو یہ ایک صحیح اور حقیقی اور کامل معرفت ہے۔ لیکن اگر ایسی نہیں تو پھر ایک وہم ہے ایک دعویٰ بلا دلیل ہے۔

پس سچی خوشحالی اور دائمی مسرت کے حصول کے لئے

اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت

ضروری ہے۔ جب ہر ایک کو اپنی بساط اور اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کی اس معرفت کے دو نتیجے نکلتے ہیں ایک تو چونکہ وہ نہایت عظمت اور جلال والی ذات ہے اس کی عظمت اور جلال کو دیکھ کر اور اس کے ساتھ ہی وہ بڑی حسین ذات ہے کیونکہ وہ سارے حسنوں کا منبع اور سرچشمہ ہے ساری دنیا میں جہاں بھی حسن نظر آتا ہے وہ اسی کے حسن کا پرتو ہے۔ اس کے حسن کا مشاہدہ کر کے اس کی شناخت پا کر یہ خوف پیدا ہوتا ہے کہ یہ عظیم ہستی جس نے مجھے پیدا کیا اور قویٰ دیئے وہ کہیں مجھ سے خفا نہ ہو جائے۔ جس خوف کا ہم نام لیتے ہیں وہ یہی خوف ہے (سانپ والا خوف نہیں) یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا خوف ہے۔

معرفت کے نتیجہ میں جو دوسری چیز پیدا ہوتی ہے وہ محبت ہے کیونکہ حسن بھی نظر آیا اور احسان بھی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! میں تم پر بے شمار نعمتیں نازل کرتا ہوں۔ موسلا دھار بارش کے قطرے تو گنے جا سکتے ہیں لیکن میری نعمتیں نہیں گنی جا سکتیں۔ پس جب انسان کو اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلوے نظر آ جاتے ہیں تو وہ

اللہ تعالیٰ کی صحیح اور کامل اور حقیقی شناخت

پا لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر وہ ہر اس چیز سے دور بھاگتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہوتی ہے۔ اور ہر اس چیز سے پیار کرتا ہے جس کے نتیجہ میں اسے اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف صحیح معنوں میں مائل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت کو حاصل کرتا ہے۔ اس طرح اس کا اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق قائم ہو جاتا ہے اور یہ نجات ہے اسی میں دائمی خوشحالی اور مسرت ہے۔

پس

افریقہ میں لڑی جانے والی جنگ

کو جیتنے کے لئے ہم پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں بہت ساری باتیں میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ مثلاً "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" قائم کیا گیا ہے ہمیں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ ہمیں ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹروں اور ٹیچروں کو رضا کارانہ طور پر خدمات پیش کرنے کی جو میں نے تحریک کی تھی اس سلسلہ میں شاید ایک بات رہ گئی تھی وہ یہ ہے کہ ہمیں ایسے ڈاکٹروں کی بھی ضرورت ہے جن کی بیویاں بھی ڈاکٹر ہوں اور ایسے ٹیچرز کی بھی ضرورت ہے جن کی بیویاں بھی وہاں کام کر سکیں یعنی وہ بھی بی۔ اے، بی ایڈ یا بی۔ ایس سی، بی ایڈ ہوں کیونکہ وہاں بعض جگہیں ایسی بھی ہیں جہاں مسلمان لڑکی تعلیم میں بہت پیچھے ہے اور پردے میں غلو کر رہی ہے۔ اس لحاظ سے تو اچھا ہے کہ وہاں بے پردگی نہیں اور بے پردگی سے پردہ میں غلو اچھا ہے لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ وہاں کی مستورات علم سے (اور علم دراصل اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے ہیں اور ان سے وہ) محروم ہیں۔ ہماری طرف سے یہ کوشش ہو رہی ہے کہ ایسے علاقوں میں باپردہ پڑھائی کا انتظام کیا جائے تاکہ اگلی نسل کی بچیوں کو ہم علم کے نور سے منور کر سکیں۔

ہمیں بڑی دعائیں کرنی چاہئیں

کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر تو کچھ ہو نہیں سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ فضل کرے اور اپنے پیار کا جلوہ دکھائے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔ میں وہاں پانچ ہیڈز آف دی سٹیٹس سے ملا ہوں۔ میں ایک غیر ملکی نہ میری ان سے جان نہ پہچان مگر انہوں نے مجھ سے بے حد پیار کیا۔ ان پانچ میں سے تین تو عیسائی تھے باقی دو غیر احمدی مسلمان تھے لیکن مجھ سے اس طرح ملتے تھے جیسے ان کا کوئی بزرگ ہو۔ میں دل میں حیران بھی ہوتا تھا اور الحمد للہ بھی پڑھتا تھا کہ میں تو بالکل عاجز اور ناکارہ انسان ہوں یہ خدا تعالیٰ کی شان ہے۔ ایک جگہ ایک آرچ بشپ نے شروع میں تھوڑی سی شوخی کی تھی (اس کی تفصیل بڑی لطیف ہے بعد میں کسی وقت بتاؤنگا) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے دماغ پر ایسا رعب ڈالا کہ واپسی پر مصافحہ کرتے وقت اس طرح جھک گیا جس طرح اپنے سے بڑے بشپ کے سامنے جھک رہا ہو۔ اس وقت بھی میرے دماغ میں یہی آیا کہ

تثلیث توحید کے سامنے جھکی ہے

یہ خیال نہیں پیدا ہوا کہ یہ شخص میرے سامنے جھکا ہے۔ میں تو ایک عاجز انسان ہوں۔ میں نے اس سے اللہ تعالیٰ کی توحید کے موضوع پر باتیں کی تھیں جس سے وہ اتنا مرعوب ہوا کہ چلتے وقت اسے جھکنا پڑا۔ پس اللہ تعالیٰ تو بے حد فضل کرنے والا ہے۔ ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ معرفت یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرتیں کیا ہیں؟ احمدیت کی زندگی کی یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ بے حد رحم کرنے والا ہے۔ وہ بڑا پیار کرنے والا اور اپنی بے شمار نعمتوں سے نوازنے والا ہے اگر ہم پھر بھی الحمد للہ نہ کہیں تو ہم بڑے ہی بدقسمت ہوں گے۔ پھر تو وہ آگے آ جائیں گے جو الحمد للہ کہنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا کرے اور ہماری نسلوں کی صحیح تربیت کی ہمیں توفیق دے اور ہمیں یہ بھی توفیق دے کہ ہم ہمیشہ سابقون میں رہیں کسی سے پیچھے نہ رہ جائیں ؂

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنیوالا ہے جب الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہو گی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۲ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینجر الفضل ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دلنواز شخصیت کے بارے میں افریقی طلبہ کے تاثرات

از مکرم لطف الرحمان صاحب محمود

پس منظر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا مغربی افریقہ کے ممالک کا حالیہ کامیاب تبلیغی دورہ اپنے فوری اور دور رس ہر دو قسم کے اثرات کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک نہایت اہم واقعہ ہے۔ جس کی اہمیت اور افادیت نتائج مرتب ہونے کے ساتھ ساتھ ازدیادِ ایمان کا باعث بنتی رہے گی۔ حضور کے اس تاریخی دورے کی آخری کڑی سیرالیون کا خوبصورت مرکزی شہر بو (Bo) تھا۔ بو لمبے عرصہ تک جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کا مرکز رہا ہے اس ملک میں مشن کی تاریخ کے کئی ابواب بو سے متعلق ہیں۔ سیرالیون مشن کے بانی حضرت مولانا نذیر احمد علی رضی اللہ عنہ کی آخری آرامگاہ اسی شہر میں ہے۔ احمدیہ مشن نے مسلم ذریت کی تعلیم و تربیت کے لئے ۱۹۶۰ء میں اس ملک کا پہلا مسلم سیکنڈری سکول بو ہی میں جاری کیا۔ احمدی مبشر مولانا شیخ نصیر الدین صاحب ایم اے بی ٹی جے ڈی کی نگرانی میں تیس طالب علموں اور دو اساتذہ کے ساتھ احمدیہ مشن کی لائبریری اور ریڈنگ روم میں جاری ہونے والا یہ سکول — آج اپنی وسیع اور خوبصورت عمارات۔ آلات سائنس سے مزین۔ تجربہ گاہوں۔ سٹاف طلبہ۔ کھیل نظم و ضبط اور تدریس و تعلم غرض ہر لحاظ سے سیرالیون کی بہترین درس گاہوں میں شمار کیا جاتا ہے دس سال قبل اس سکول کے اجراء پر جو مسلم ذریت کی تعلیمی میدان میں نشاۃ ثانیہ کی حوصلہ افزا علامت تھا۔ سیرالیون کے مسلم زعما اور عمائدین نے بڑی خوشی کا اظہار کیا تھا —— آج اس ملک میں جماعت کے چار سیکنڈری سکول مختلف علاقوں میں نہایت کامیابی سے کام کر رہے ہیں اور سیرالیون کے مسلمان ان درس گاہوں پر بجا طور پر نازاں ہیں۔

احمدیہ سیکنڈری سکول بو میں حضور کا ورود

حضور نے اپنے تاریخی دورے میں انتہائی مصروف پروگرام کے باوجود سیرالیون کے پہلے مسلم سیکنڈری سکول میں قدم رنجہ فرما کر برکت بخشی۔ تجربہ گاہوں کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔ طلبہ کو مخاطب کے شرف سے نوازا۔ سکول ہال میں سینکڑوں مخلصین حضور کی امامت میں بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہوتے رہے۔ پھر حضور نے سکول کے شمالی میدان میں سیرالیون کے کونے کونے سے آنے والے ہزاروں عقیدتمندوں کے اجتماع سے ولولہ انگیز تاریخی خطاب فرمایا۔ غرض اس تاریخی سفر میں احمدیہ سیکنڈری سکول بو کو بے شمار برکات کے رنجذب کے مواقع ملے۔ فالحمد للہ رب العلمین۔

ارض بلال رضی اللہ عنہ میں فدائیت کے ایمان افروز مناظر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت سات ہزار میل دور ارض بلال رضی اللہ عنہ میں پائی جانے والی اخلاص و فدائیت کی وہ مثالیں بھی ہیں جن کا وجود الٰہی سلسلے کی تاثیرات کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ مخلصین کے دلوں میں حضرت امام مہدی علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اتنی عقیدت اور وابستگی پائی جاتی ہے جس کا مطالعہ کر کے ایمان تازہ ہوتا ہے۔

پاسعیدو بنگورا (Pa Saidu Bangura) سیرالیون کے ٹمنی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ مخلص اور قدیمی احمدی ہیں۔ اسی نوے کے لگ بھگ عمر ہے لیکن ان کا تبلیغ حق کا جوش جوانوں کو شرمندہ کرتا ہے۔ یہی بزرگ ہیں جنہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال پُر ملال کی خبر سن کر کہا تھا:-

"کاش میرے پاس روپے ہوتے اور میں پاکستان جانے کے قابل ہوتا تو اس وقت سے بہت پہلے میں حضرت خلیفۃ المسیح کی زیارت کر چکا ہوتا۔"

یہ کہہ کر ان کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو گرنے لگے۔ فرشتوں نے ان آنسوؤں کو رشک کی نگاہ سے دیکھا!!

یہی بزرگ سفر افریقہ کے سلسلے میں رو رو کر دعا مانگتے کہ خدایا حضور کے سفر افریقہ تک ضرور زندگی دراز کر دے اور حضور کی زیارت کا موقع عطا فرما۔ حضور کے سیرالیون پہنچنے سے ہفتہ عشرہ قبل وہ شدید بیمار ہو گئے۔ لیکن خدا نے ان کی سن لی حضور نے بو میں ورود کے معاً بعد سب سے پہلے جس بزرگ کو مصافحہ اور معانقہ کا شرف عطا فرمایا وہ پاسعیدو ہی تھے! واپسی سے قبل حضور نے اس باہمت بوڑھے کے لئے اپنی دستار مرحمت فرمائی۔ جب یہ گرانقدر تبرک امیر صاحب سیرالیون کی ہدایت کے مطابق احقر نے نماز مغرب کے بعد پاسعیدو کی خدمت میں پیش کیا تو وہ ممنونیت اور محبت کی ایک ایسی تصویر بن گئے جسے کوئی شخص بھی الفاظ کا روپ نہیں دے سکتا! انہیں یہی بزرگ حضور کی آمد سے کئی روز قبل بار بار فرمائش کرتے کہ تقاریر کے دوران حضور کے قریب کم از کم اتنے فاصلے پر ضرور بٹھایا جائے۔ جہاں سے وہ واضح طور پر حضور کے ہونٹوں کی حرکت اور جنبش دیکھ سکیں۔ وہ جاننا چاہتے تھے کہ امام مہدی علیہ السلام کے خلیفہ کے ہونٹوں میں تلاوت قرآن کریم کے وقت کس انداز کی جنبش ہوتی ہے!!

نہ مصحفِ رخِ دلدار آیتے بر خواں
نہ این مقام مقالاتِ کشف و کشاف است

عشق و محبت اور فداکاری کے یہ نمونے سمندر پار سات ہزار میل بسنے والوں میں پائے جاتے ہیں۔ جنہوں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا نہیں صرف ذکر خیر ہی سنا ہے —— یہ مقبولیت صرف مقبولان بارگاہ الٰہی کا حصہ ہے کاذب اور مفتری کا کاروبار ان حدوں کو نہیں چھو سکتا۔!!

افریقی باشندوں کی قوت مشاہدہ

کرۂ ارض کے مختلف جغرافیائی خطوں میں بسنے والوں کے مزاج اور کردار کے تقابلی مطالعے میں دلچسپی رکھنے والے احباب جانتے ہیں کہ "ٹراپکس (Tropics) میں رہنے والے نہ معلوم کن اسباب کی بنا پر تن آسانی۔ اخلاقی آزادی اور جنسی معاملات میں بے قیدی کے عناصر سے وافر حصہ رکھتے ہیں۔ ان کمزوریوں کے برعکس ان میں بہت سی قابل قدر خوبیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ تنقیدی جائزہ لینے کی عادت نے ان کی قوت مشاہدہ کو خاصہ موثر بنا دیا ہے۔ افریقی باشندے ہر چیز کو بڑے غور سے دیکھتے ہیں اور پھر اس سے نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ غیر ملکی باشندوں۔ مذہبی مناد وں۔ مبلغین۔ اساتذہ —— کی شخصیات کا بغور مطالعہ کرتے ہیں بظاہر بے تعلق نظر آنے والا شخص بھی گہری دلچسپی سے مطالعہ کر کے نتائج اخذ کرتا ہے اور منفی یا مثبت طور پر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

افریقی باشندوں کی قوت مشاہدہ۔ ناقدانہ طبیعت اور اثر پذیری کی صلاحیت کا جائزہ لینے والا اس نتیجے پر ضرور پہنچتا ہے کہ سیرالیونی ذہن بنیادی طور پر نقاد واقع ہوا ہے۔ ایسا ذہن جب اثر لیتا ہے تو گہرا ہوتا ہے۔

نوجوان افریقی طلبہ کے تاثرات

سیرالیون میں حضور کے ورود سے بہت سی خوشگوار اور حسین یادوں کی بنا استوار ہوئی ہے۔ طلبہ کے اثر پذیر ذہنوں نے بھی بڑا گہرا اثر قبول کیا ہے۔ احمدیہ سیکنڈری سکول بو کے تقریباً تمام طلبہ نے حضور کی خدمت میں بیعت قبول کرنے کی استدعا و التجا کی ہے۔ ان طلبہ کے ذہنوں پر حضور کی تشریف آوری کے اثرات کا مطالعہ کرنے کے لئے احقر نے ان کے تاثرات جمع کئے۔ احباب جانتے ہیں کہ بچے یا نوجوان کا ذہن آزادانہ ماحول میں دیئے وہی کے وقت تکلف بناوٹ یا تصنع کے تانے بانے میں نہیں الجھتا۔ یہ طلبہ مختلف درجوں (Forms) سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہر ایک نے اپنے اپنے رنگ میں حضور کی دلنواز شخصیت کا اثر قبول کیا تین پہلوؤں کا تقریباً تمام طلبہ نے ذکر کیا

(۱) غیر معمولی تقدس (۲) سادگی۔ بے تکلفی اور انکسار (۳) اثر انگیز تکلم

نمونے کے طور پر چند طلبہ کے تاثرات کے تراجم پیش کرتا ہوں:-

۱۔ برائما۔ ایس۔ جاہ (BRIMA. S. JAH)

"حضور ساٹھ سال سے زیادہ عمر کے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بڑے صحت مند ہیں اور بہت مصروف زندگی گزارتے ہیں۔ حضور کے روزانہ معمول اور سرگرمیوں کے بارے میں ہم نے اپنے لوگوں سے بہت کچھ سنا ہے۔ حضور بہت ہشاش بشاش رہتے ہیں۔ اس عمر میں کام کی لگن اور جدوجہد کی زندگی نے مجھے بہت متاثر کیا ہے حضور کا قائل کرنے والا انداز خطابت مجھے ہمیشہ یاد رہے گا۔ حضور اپنے پیچھے ناقابل فراموش یادیں چھوڑ کر گئے ہیں۔"

۲۔ رچرڈ لہائی (RICHARD LAHAI)

"حضور کی شخصیت میں ایسا جذب و اثر ہے کہ زیارت کے بعد دوسرے مذاہب اور مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والوں کا بھی تحریک احمدیت کی میلان ہو گیا ہے۔ ان میں سے کئی ایک نے بیعت بھی کر لی ہے۔ میں نے اتنا نورانی چہرہ آج تک نہیں دیکھا۔ حضور نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ اسلام نہ صرف عالمگیر مذہب ہے۔ بلکہ رنگ نسل۔ قبیلے اور خون کی تمیز اسلام میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ حضور کو میں نے اس تعلیم کا علمبردار پایا۔ حضور یہاں عام لوگوں سے گھل مل کر رہے۔ میرے گمان کے خلاف حضور نے مسلم غیر مسلم۔ احمدی غیر احمدی۔ عیسائی پگن (توہم پرست بدمذہب) امیر۔ غریب غرض تمام لوگوں سے ہاتھ ملایا اور کسی قسم کا فرق روا نہیں رکھا۔ اسلام واقعی عالمگیر محبت کا پیکر ہے۔"

۳۔ فوڈے ڈمبویا FODAY DUMBUYA

"سیرالیون کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اتنی عظیم روحانی شخصیت نے ہمارے ملک کی سرزمین پر قدم رکھا ہے۔ اگر میری رائے لی جائے تو میں یہ خواہش کروں گا کہ حضور اپنی عمر (اطال اللہ بقاءہ) کا باقی حصہ ہمارے ملک میں ہمارے درمیان بسر فرمائیں۔ حضور کی آمد نے اکثر لوگوں کو مزا دیا ہے کہ اسلام زندہ مذہب ہے اور اس کا پیغام عالمگیر اور دائمی ہے۔"

۴۔ فوڈے کالون (FODAY KALLON) اور بہت سے

دوسرے طالب علموں نے لکھا:۔

"حضور کی سادگی۔ تکلف سے بری طبیعت اور بچوں کے لئے بے پناہ شفقت کے عملی مظاہرے نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ حضور نے بوڑھوں، جوانوں اور بچوں غرض ہر ایک سے شفقت فرمائی۔ انکار حضور کے مزاج میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ حضور کو امیر غریب اور مسلم غیر مسلم کے دل جیتنے کا ڈھنگ آتا ہے۔"

۵۔ عیسیٰ کروما (ISSA KROMA)

نے بوین استقبال کے منظر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:۔

"میری زندگی کا یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے اتنی بلند پایہ شخصیت کی زیارت کی۔ ہزاروں لوگ گورنر لاج میں معانقہ کے لئے جمع تھے لیکن پولیس کا ایک سپاہی بھی موجود نہ تھا۔ جب وزیر اعظم یا کوئی اور بڑی شخصیت یہاں وارد ہوتی ہے تو نظم و ضبط قائم کرنے اور حفاظت کے لئے پولیس کا انتظام کیا جاتا ہے۔ میں نے یہاں پہلی مرتبہ ایک نئی قسم کی عزت کا مظاہرہ دیکھا۔ لوگوں میں حضور سے ہاتھ ملانے کا غیر معمولی شوق دیکھ کر میں بہت حیران ہوا کہ اتنی عزت دلوں میں کس طرح قائم ہو گئی۔ احترام اور عقیدت کا یہ حیران کن مظاہرہ مجھے عمر بھر نہ بھولے گا۔"

۶۔ کریم او۔ کمارا Karim. O. Kamara

نے معانقہ کے ایک اور پہلو کے بارے میں لکھا:۔

"حضور کے ہاتھ بہت نرم ہیں جب میں نے ہاتھ ملایا میں نے محسوس کیا کہ ایک خنک برقی رو میرے رگ و ریشہ میں سرایت کر رہی ہے۔ اسی قسم کی عجیب و غریب تاثیر میرے دوستوں نے بھی محسوس کی۔"

۷۔ سماعیلہ موسیٰ (SUMAILA MUSA)

اس موقع کے ایک پہلو سے متاثر ہوا

"گرمی میں کئی گھنٹے تک حضور نے ہجوم میں کھڑے رہ کر ہر ایک سے معانقہ کیا۔ کئی گھنٹے کے طویل سفر کے بعد مزید کئی گھنٹے تک اسی طرح کھڑا رہ کر لوگوں کی دلداری کرنے کا مجھ پر گہرا اثر ہوا۔ حضور کے صبر و تحمل نے مجھے بہت متاثر کیا۔"

۸۔ تیجان جالو (TIJAN TALLOH)

یہ عزیز بو سکول کا بہترین مقرر ہے۔ احمدیہ سکولوں کے دینی مقابلے میں بھی اول انعام حاصل کر چکا ہے تقاریر سننے کے بعد حضور کے انداز خطابت کے بارے میں لکھتا ہے:۔

"حضور کی آواز میں ایسی اثر انگیز موسیقیت اور جذب و اثر تھا کہ میری خواہش تھی کہ یہ تقریر کبھی ختم نہ ہو۔"

(بو میں احمدیہ مسجد کے سنگ بنیاد کے موقع پر حضور نے جو تقریر فرمائی اس کا ذکر ہے)

۹۔ عثمان سانکوہ OSMAN SANKOH

"حضور کی appearance غیر معمولی اثر و جذب کے لحاظ سے باقی تمام رفقاء سے ممتاز تھی۔ اس چیز نے مجھ پر اتنا قوی اثر کیا کہ میں نے احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ یہ نور۔ تقدس اور طمانیت صرف خاص خدا رسیدہ بزرگوں کے چہروں میں ہی پائی جا سکتی ہے حضور کو میں نے ہمیشہ دلکش انداز میں مسکراتے دیکھا۔"

۱۰۔ نالو محمد NALLO MUHAMMED

"حضور کا چہرہ غیر معمولی نور سے دمک رہا تھا۔ مجھے تو ایسا محسوس ہوا کہ حضور کی برکت سے افریقہ کے خطہ میں امن اور رحمت کا نزول ہوگا خدا کرے حضور کی برکت سے ہماری برائیاں اور کمزوریاں دور ہو جائیں۔"

۱۱۔ ڈیمبا درامی (DEMBA DARAMY)

بوٹاؤن ہال میں منعقد ہونے والی دعوت استقبالیہ میں جس میں حکام ممبران پارلیمنٹ۔ تعلیمی اداروں کے سربراہ۔ ملکی اور غیر ملکی تجار۔ آئمہ مساجد چرچوں کے سربراہ اور دیگر سرکردہ اصحاب شامل ہوئے۔ یہاں کے دستور کے مطابق حضور کے لئے ہال کی سٹیج پر اہتمام کیا گیا تھا۔ منتظمین نے حضور کی خدمت میں عرض بھی کیا۔ لیکن حضور نے قبول نہ فرمایا اور مدعوئین کے ساتھ گھل مل کر گفتگو فرماتے رہے۔ اس دوران صرف چند گھونٹ مشروب کے پیئے ہونگے درامی نے اس منظر کو دیکھ کر لکھا۔

"میں نے حضور کو بہت سادہ اور منکسر المزاج پایا سٹیج پر جانے کی بجائے آپ عوام میں گھل مل گئے اور ان کے سوالات کے جواب دیتے رہے سارا وقت گفتگو میں گزار دیا۔ اگر کوئی اور راہ نما ہوتا تو یقیناً سٹیج کا رخ کرتا اس آزادانہ میل جول نے میری طبیعت پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔"

اس مختصر سی جھلک سے احباب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مختصر سے قیام کے دوران نوجوانان سیرالیون کے اذہان کو کس رنگ میں متاثر کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ارض بلال کے ہر پیر و جواں کے قلب و نظر میں پاک تبدیلی پیدا فرمائے اور روح بلال سے سرشار کر کے ان سب کو انسانیت کے محسن اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں ڈال دے۔ (آمین)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

اعلان داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارھویں کلاس کا داخلہ (آرٹس اور سائنس مضامین) شروع ہے۔ جو کہ ۱۹ اگست سے ۲ ستمبر تک ۱۰/ روپے لیٹ فیس کے ساتھ جاری رہے گا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر مع پروینشل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ انٹرویو کے موقع پر ہمراہ لاویں (فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر جامعہ نصرت سے مل سکتے ہیں۔

مسرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے امتحان پاس کرنے والی طالبات کے لئے متعلقہ بورڈ سے مائیگریشن سرٹیفکیٹ لانا لازمی ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

امتحان سہ ماہی سوم مجلس انصاراللہ

سال رواں کی تیسری سہ ماہی کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۱۱ نبوک برائے ربوہ اور ۱۲ نبوک برائے بیرونجات منعقد ہوگا۔ اس امتحان کا نصاب درج ذیل ہے:۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم نصف آخر پارہ ۱۱

۲۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچ دلائل

تمام ناظمین و زعماء انصاراللہ سے گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں زیادہ سے زیادہ اراکین کو اس امتحان میں شامل کرنے کی سعی فرمائیں۔ اور بار بار ان کو اس طرف توجہ دلاتے رہیں۔

(قائد تعلیم)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

مجالس ہائے خدام الاحمدیہ

ہفتہ تحریک جدید کو کامیاب بنائیں

مجلس خدام الاحمدیہ شعبہ تحریک جدید مرکزیہ کے زیر اہتمام یکم ستمبر سے سات ستمبر تک

ہفتہ تحریک جدید وصولی

منا رہی ہیں۔ تمام قائدین کرام اور عہدیداران اس عرصہ کے دوران تحریک جدید کے وعدہ جات کی سو فیصدی وصولی کے لئے باقاعدہ پروگرام کے تحت پوری سرگرمی کے ساتھ اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں۔ بڑی مجالس میں مختلف حلقہ جات کی ترتیب سے وفود تشکیل دے کر وصولی کے لئے دورے کئے جائیں۔ تمام خدام سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی طرف سے دست تعاون بڑھاتے ہوئے خود عہدیداران تک پہنچ کر تحریک جدید کا چندہ ادا کریں جن خدام نے ابھی تک وعدے نہیں کئے تھے ان سے انفرادی رابطہ قائم کر کے وصولی کی جائے۔

محترم قائدین سے مزید درخواست یہ ہے کہ ہفتہ تحریک جدید کے سلسلہ میں اپنی مساعی اور اس کے نتائج سے ۲۰ ستمبر تک خاکسار کو آگاہ کر کے مشکور فرمائیں نمایاں کام کرنے والی مجالس کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بغرض دعا پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

(مہتمم تحریک جدید۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اطفال الاحمدیہ کے ضمنی امتحانات

اطفال الاحمدیہ کے ضمنی امتحانات کے متعلق جملہ مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پرچہ جات صرف انہی مجالس کو بھجوائے جائیں گے جن کی طرف سے پرچہ جات کے حصول کے لئے مطالبات بروقت موصول ہوں گے اسلئے جملہ مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے اپنے مطالبات سے مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ)

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ صرف چھ روپے

(منیجر)

قرص ذیابیطس

حب جدوار

معتدل۔ مفرح قلب۔ مقوی باہ دافع زہر۔ مرگی۔ دماغی و اعصابی بیماری میں مجرب ہے۔ نیز شوگر کا کامیاب علاج۔

قیمت ۶۰ گولی چار روپے

فہرست ادویات مفت منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔

پیشکردہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

بائیوکیمک ڈاکٹری کورس

بذریعہ ڈاک سیکھ کر معقول آمدنی معزز پیشہ اختیار کریں۔ مدت کورس تین ماہ تعلیمی قابلیت مڈل یا اس کے برابر کامیاب ہونے پر ڈی۔ بی۔ ایم ڈپلومہ مہیا کیا جاتا ہے۔ قیمت مکمل کورس ۵۰-۱۲/

ڈاکٹر ایس اے مجاہد ہومیو

ناظم مجاہد بائیوکیمک تعلیمی سنٹر حافظ آباد (گوجرانوالہ)

ٹیوشن

میٹرک ایف اے بی اے انگلش میں ٹیوشن کے طالب ماسٹر سعداللہ خان ایم ایڈ ریٹائرڈ ٹیچر ایبٹ آباد سے رجوع کریں۔

بواسیر PILES

مسے۔ درد۔ جلن۔ کھجلی۔ اخراج خون اور قبض و ریاح جوڑے ختم کرنے کے لئے "پائلز کیور (PILES CURE) کے چار کیپسولز کا ایک کورس کافی ہے۔ تسلی کے لئے نمونہ کی ایک خوراک بالکل مفت۔ مکمل کورس ۱۰/ روپے ڈاک خرچ ۱/۵۰، اسٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن۔ بڑے بڑے شہروں کے اچھے میڈیکل سٹور سے دستیاب ہے "پائلز کیور" سے شفایاب ہونیوالے بے شمار مریضوں کے سرٹیفکیٹ تو آپ نے پڑھے ہوں گے ملنے جلنے نقلی دواؤں سے بچنے کے لئے "پائلز کیور" کا نام یاد رکھیں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

تقسیم کنندگان:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پرٹل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔

گلوب ٹمبر کارپوریشن۔ ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸

۲۔ داخلہ گورنمنٹ پالی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی

کورسز۔ ۱۔ مشین شاپ۔ ۲۔ فونڈری اینڈ Pattern making ۳۔ الیکٹریکل۔ ۴۔ مکینیکل۔ ۵۔ سول۔ ۶۔ ڈرائنگ اینڈ ڈیزائن۔ ۷۔ آٹو اینڈ ڈیزل۔ ۸۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ۔ ۹۔ ویلڈنگ۔ ۱۰۔ ریڈیو اینڈ الیکٹرونکس ۱۱۔ ٹیلی ویژن ہر کورس سہ سالہ ہے۔

درخواست بمعہ فارم پرنسپل انسٹی ٹیوٹ کے دفتر سے مفت مل سکتی ہے۔

قابلیت تعلیمی۔ میٹرک یا اس کے برابر کوئی امتحان فزکس و کیمسٹری کے مضامین کے ساتھ ایف۔ ایس۔ سی Pak Engeneering کو ترجیح۔ ٹیکنیکل ہائی سکول سے پاس کرنے والے میٹرک فسٹ و سیکنڈ ڈویژن کو ترجیح

درخواست کی آخری تاریخ ۳۱/۸/۷۰۔ درخواست بنام پرنسپل ادارہ

درخواست کے ہمراہ ذیل کے سرٹیفکیٹ ضروری۔ تفصیلی نمبروں کا سرٹیفکیٹ ۲۔ Domicile سرٹیفکیٹ ۳۔ دو سادہ لفافے ۱۰×۴ ۴۔ تین مصدقہ فوٹو (تصدیق گزٹیڈ افسر) ۵۔ کراسڈ پوسٹل آرڈر ۲/ بحق پرنسپل صاحب

(پ۔ ٹ۔ ۷۰۔۸۔۹)

۳۔ گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول ۱۹۷۰۔۷۱ء

۱۔ سول ٹیکنالوجی ۱۶۸ seat ۲۔ آرکی ٹیکچر ٹیکنالوجی 42 seat کورس سہ سالہ ہوگا۔ درخواست بمعہ فارم پرنسپل انسٹی ٹیوٹ مینیجر گورنمنٹ بکڈپو لاہور سے حاصل کریں۔ درخواست کے ہمراہ ذیل کے سرٹیفکیٹ ضروری ہیں ۱۔ تعلیمی قابلیت کے مصدقہ سرٹیفکیٹ۔ (ب) تفصیلی نمبر۔ ج Domicile certificate د۔ کراسڈ پوسٹل آرڈر بنام پرنسپل صاحب۔ ۲/ درخواست پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱/۸/۷۰ دوپہر دو بجے تک۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک (سائنس گروپ) سیکنڈ ڈویژن عمر ۱۵ سال سے کم اور ۲۱ سال سے زائد نہ ہو۔ ۱۸۹ کو

(پ۔ ٹ۔ ۷۰۔۸۔۹)

۳۔ پاکستان بحریہ میں مستقل کمیشن

شرائط ۱۔ پاکستانی ہونا ۲۔ عمر ۲۲½ سال سے ۳۱/۷ کو زیادہ نہ ہو۔ ۳۔ تعلیمی قابلیت گریجویٹ میکینیکل۔ ٹیکنیکل انجینئرنگ۔ جو اس سال انجینئرنگ کا آخری امتحان دے رہے ہیں۔ وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ ۴۔ غیر شادی شدہ

فارم درخواست و پراسپکٹس مندرجہ ذیل مقامات سے مل سکتے ہیں۔ نیول ہیڈ کوارٹرز (C and W section) کراچی۔ ۲۔ ریکروٹنگ افسر لاہور کینٹ ۴۔ شارع تمیل۔

ریکروٹنگ افسر Cantonment Road پشاور۔ ریکروٹنگ افسر حیدرآباد۔ ریکروٹنگ افسر ۲۴ پلاسی روڈ ڈھاکہ و سٹیشن روڈ ڈنگ پور

درخواست پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱/۸/۷۰۔ (پ۔ ٹ ۹۸/۷۰)

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بیوی قریباً بیس یوم سے بعارضہ درد سر بیمار ہیں۔ سخت تکلیف اور پریشانی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و رحم سے مریضہ کو شفا عطا فرما دے۔

(ڈاکٹر بشیر احمد حافظ آباد)

۲۔ میری بھانجی عزیزہ بشریٰ سولہ سترہ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے۔ کافی علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ لاہور ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمود احمد کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں
اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔
سالانہ چندہ صرف ۲/ روپے
(مینیجر)

مرغی خانہ کھولنے کے لئے
ہماری وائٹ لیگھارن مرغی (جس کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے) کے چوزے خرید فرمائیں۔ ریٹ
۱۔ یک روزہ چوزے (مکس) 150/- روپے سینکڑہ
۲۔ یکروزہ پٹھیال 95/- روپے سینکڑہ
۳۔ یک روزہ مرغ 31/- روپے سینکڑہ
منیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو
یاد رکھیں

ہو الشافی
چار خوراکی اکسیریں
four dose cures
مثلاً
بواسیر کیلئے پائلز کیور
دردوں کیلئے پینز کیور
دمہ کیلئے اسٹھما کیور
پرانے سر درد کیلئے ہیڈ ایک کیور
ناسور کیلئے فسٹولا کیور وغیرہ
بفضلہ تعالیٰ ہومیوپیتھک دنیا میں ہماری ایجاد اور خصوصیت ہیں جنہیں ملک کی ایلوپیتھک مارکیٹ بھی بڑی تیزی سے قبول کر رہی ہے ملتی جلتی نقلی دواؤں سے بچنے کے لئے ہماری ادویات کے نام یاد رکھیں اور ادارے کا لیبل بھی ملاحظہ فرمایا کریں
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
تقسیم کنندگان:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ
کا تیار کردہ
سرمہ نور و نورانی کاجل
و دیگر مجربات
افضل برادرز گولبازار ربوہ
سے مل سکتے ہیں۔

اکھڑ (رجسٹرڈ)
حب اکھڑا
مرض اکھڑا کی مشہور اخاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰/- روپے
فی تولہ ۲/- روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ فون ۴۴۴
دبالمقابل ایوان محمود ربوہ

تریاق اکھڑا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے ۱۵/- نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے ۲۵/- خورشید لونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

نہایت ضروری اعلان

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

۱۹۶۸ء کے جلسہ پر احمدی ڈاکٹروں کی ایک ضروری میٹنگ ہوئی تھی جس کی غرض یہ تھی کہ تمام دُنیا کے احمدی ڈاکٹروں کی ایک ایسوسی ایشن بنائی جائے جس کی بنیادی غرض یہ ہو کہ تمام احمدی ڈاکٹر جہاں بھی ہوں ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں اور طبّی profession میں ایک دوسرے کو جدید طبّی معلومات بہم پہنچائیں اور اِس طرح زیادہ سے زیادہ خدمتِ خلق کر سکیں۔ مذکورہ بالا میٹنگ میں مکرم کرنل عطاء اللہ صاحب کو اِس ایسوسی ایشن کا صدر مقرر کیا گیا تھا اور خاکسار کو کنوینر (Convener)۔ اِس ایسوسی ایشن کا ایک نہایت اہم اجلاس مورخہ ۳۰ اگست بروز اتوار انشاء اللہ تعالیٰ صُبح دس بجے فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں منعقد ہوگا۔ امید ہے انشاء اللہ العزیز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اس اجلاس سے خطاب فرمائیں گے۔ مجھے توقع ہے کہ اِس اجلاس میں شمولیت کے لئے زیادہ سے زیادہ احمدی ڈاکٹر تشریف لائیں گے۔ والسّلام

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد
(کنوینر احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن)

اعلان داخلہ
طبّیہ کالج ربوہ

احباب کو علم ہوگا کہ گزشتہ دو سال سے ربوہ میں طبّیہ کالج کا اجراء ہو چکا ہے اب نئے سال کا داخلہ ۲۵ اگست ۱۹۷۰ء سے شروع ہو رہا ہے۔ یہ ادارہ گورنمنٹ کا منظور شدہ ہے۔ کورس چار سالہ ہے معیار داخلہ میٹرک ہے۔ قابل اساتذہ، بہترین ماحول اور تعلیم۔ ہوسٹل کا باقاعدہ انتظام ہے۔ اخراجات کالج اور ہوسٹل واجبی۔ طب سے شغف رکھنے والے احباب کے لئے بہترین موقع ہے۔ مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس دفتر کالج سے مُفت حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

پرنسپل
کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
(مینیجر الفضل ربوہ)

مکرم ڈاکٹر نور الحق صاحب کی پشاور میں افسوسناک وفات

افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ ہمارے ایک مخلص احمدی مکرم ڈاکٹر نور الحق صاحب ۲۹ جولائی کو ایک حادثہ کا شکار ہو گئے۔ مرحوم حسب معمول اپنا مطب بند کر کے سائیکل پر سوار گھر کو جا رہے تھے کہ پیچھے سے آنے والی ایک تیز رفتار کار کی زد میں آ گئے۔ ان کو لیڈی ریڈنگ ہسپتال پہنچایا گیا مگر ڈیڑھ گھنٹہ کی بے ہوشی کے بعد سر پر شدید چوٹوں کی تاب نہ لا کر اپنے مولیٰ کو پیارے ہو گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ کا حلقہ احباب وسیع تھا۔ مطب مذہب سے دلچسپی رکھنے والے علمی سنجیدہ طبقہ کا مرکز بنا رہتا تھا۔ مریضوں کا علاج بڑی ہمدردی اور شفقت سے کرتے۔ آپ کے حُسنِ اخلاق اور حسنِ سلوک سے لوگ بڑے متاثر ہوتے۔ اکثر مستحقین کا علاج مفت کرتے۔ آپ کی مقبولیت کا یہ حال تھا کہ محلہ کے لوگوں کے علاوہ شہر پشاور سے مرد عورتیں کثرت کے ساتھ آپ کی اچانک وفات کا سُن کر جمع ہو گئے۔ اور کوئی آنکھ نہ تھی جو آنسو نہ بہاتی تھی۔ جنازہ میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے تین بچیاں دو بچے اور ایک بیوہ چھوڑے ہیں۔ بڑی بچی اور بچے نے ایف۔ ایس سی کا امتحان دے رکھا ہے۔ مرحوم کی بیوی اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے بوڑھے والدین اور ان کی بیوہ اور دیگر عزیز و اقارب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور بچوں کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین ؂

(محمد صدیق شاہد مربّی سلسلہ احمدیہ پشاور)

وقفِ جدید کے عطیہ مراکز میں شامل ہونیوالے احباب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام اور قرآن مجید کی اشاعت کے لئے مستقل طور پر درد رکھنے والے اصحاب پیدا ہوتے رہتے ہیں اور اپنی جان، مال اور وقت سے اسلام کی روشن شمع کی تابانیوں میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ پیشتر ازیں ان احباب کی فہرست دی جا چکی ہے جو وقفِ جدید کے زیرِ انتظام مختلف مقامات پر معلمین کے اخراجات کا ایک حصّہ یا مکمل خرچ برداشت کر رہے ہیں۔ اب ذیل میں مزید ایسے احباب کے اسماء درج ہیں جنہوں نے معلمین کے تقرر کے لئے ان کے اخراجات کا ایک حصّہ برداشت کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان احباب پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کے دروازے کھول دے۔ آمین۔

۱۔ مکرم خواجہ عبد الواحد و خواجہ عبد الرحمٰن صاحبان گوجر خاں .. ۵۰ روپے ماہوار ایک سال کیلئے
۲۔ مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ہومیو پیتھ ربوہ .. ۵۰ روپے ماہوار مستقل
۳۔ مکرم میاں عبد السمیع صاحب نون ایڈووکیٹ سرگودھا .. ۲۰ " " "
۴۔ مکرم شیخ محمد صدیق صاحب گھی والے۔ قبولہ ضلع ساہیوال .. ۳۶ " " "

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

تجاویز برائے شوریٰ خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر شوریٰ کا انعقاد ہوگا۔ مجالس مقامی، قائدین اضلاع۔ قائدین علاقہ سے التماس ہے کہ شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں۔ دفتر مرکزیہ میں تجاویز پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۰ نبوک ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۷۰ء ہے۔

معتمد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضرورت

الفضل میں دو کاتبوں کی ضرورت ہے جو کہ خوش نویس بھی ہوں اور زود نویس بھی۔ مرکز میں رہنے کے خواہش مند احباب اپنی درخواست اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مینیجر الفضل کو بھجوا دیں۔

معاوضہ معقول دیا جاوے گا۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴